نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۰ | مطبوعہ ۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ عـہ ۱۱/

ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک ۔ عـہ ۸/

۱۰ دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام ہر فی کاپی ۔ عـہ ۲/

۱۰ ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ۔

ایڈیٹوریل

کیونکہ سینے اوّل باتوں میں وہی تمکو سونپی جو مینے بھی پائی کہ جیسا کہ کتابوں میں لکھا ہی مسیح ہمارے گناہوں کیواسطے مُوا اور گاڑا گیا اور تیسرے دن کتابوں کے موافق جی اُٹھا ۔ اور کیفاس کو اور اُسکے بعد بارہوں کو دکھائی دیا ۔ بعد اُسکے پانچسو بھائیوں سے زیادہ تھے جنہیں وہ ایکبارہ دکھائی دیا اکثر اُنمیں سے اب تک موجود ہیں پر کئی ایک سو گئے ۔ اقرنتیوں ۱۵ - ۳ سے ۶ - آیت تک یہہ صاف شہادت مسیح کے مقدسہ مصلوبیت کی نسبت قطع نظر الہام یافتہ ہونیکے ایک ہمعصر چشم دید ایسے معتبر گواہ کیطرف سے ہی کہ جو مسیح کے حق میں مخالفانہ و دوستانہ ہر دو پہلوؤں سے ہر ایک امر کی تحقیقات کرنے اور سچ جھوٹ میں تمیز کرنیکے لئے کافی ووافی استعداد و قابلیت رکھتا تھا ۔ سبھوں کو معلوم ہی کہ یہہ شخص جسکا نام ساؤل تھا ایک ذی علم اسرائیلی فرقہ فریسی میں سے مذہب یہود میں بڑا سرگرم اور بشدت متعصب تھا یہانتک کہ مسیحی دین کی بربادی اور بیخ کنی میں دیوانہ وار مسیحیوں کو قتل و قید کرانے کو ثواب عظیم جانکر شب و روز اسی فکر میں تھا کہ جسطرح بنے ممکن ہو اس نام کو صفحہ ہستی سے مٹا دیوے ۔ لیکن یکایک جبکہ وہ دمشق کی راہ میں بہ ارادہ گرفتاری مسیحیان چلا جاتا تھا آسمانی نور کے پرتو اور آواز سے مغلوب ہوکر مبدل ہوگیا اور مُہلک دشمن ایک جان نثار دوست بن گیا ۔ کیا یہہ قدرت مطلق کا کام نہیں ہی ؟ جس نام سے اُسکو اسقدر عداوت تھی وہ نام آسمان سے اُسکو بتایا گیا اور تب وہ ایمان لاکر جیسا پیشتر دشمنی میں یکتا تھا اب مسیح کی محبت و دوستی میں لاثانی ہوگیا ۔ یہانتک کہ اُسکی خاطر قید بھگتی کوڑے کھائے سنگسار کیا گیا اور بالآخر شہید ہوا ۔ اب ایسے شخص کی گواہی کے مقابل میں کون عقلمند خدا ترس آدمی ایک ایسے شخص کی بات کو جو واقعہ سے چھ سو برس بعد پیدا ہوا ہو غیر ملک غیر قوم غیر زبان اور اُمّی ہو قبول کریگا ؟ ایسے معتبر گواہ کو جھٹلانے میں نہ صرف اُسی کی گواہی کو جھٹلایا جاتا مگر اُن مقدس کتابوں کی تکذیب کرنی پڑتی ہی جنکا حوالہ اُسنے دیکر کہا کہ "جیسا کتابوں میں لکھا ہی مسیح ہمارے گناہوں کیواسطے مُوا اور گاڑا گیا اور تیسرے دن کتابوں کی موافق جی اُٹھا" ہم افسوس کرتے ہیں کہ بانی اسلام نے اس واقعی امر عظیم پر شبہ ڈالکر کروڑوں کروڑ بنی آدم کی روحوں کو ہلاک کیا جنکی جوابدہی بروز عدالت خداوند کے حضور میں اُسکو ضرور کرنی پڑیگی ۔ اہل اسلام کا اسمیں یہی قصور ہی کہ وے مقدس کتابوں سے اس بھاری معاملہ کو دریافت و تحقیقات کرنے میں پہلوتہی کرتے ہیں ورنہ جیسا اُنکو قرآن سے تعلیم ملی ضرور ہی کہ جبتک وے اُسکے پابند و مطیع رہیں اُنہیں وہی بات ماننی پڑیگی جو اُسمیں لکھی گئی ہی خواہ وہ اگلی کتب مقدسہ کے موافق ہو یا مخالف

لاکھ تحریری و تقریری عقلی و نقلی دلائل اُنکے سامنے پیش کرو ایک نہ مانینگے۔ دیکھو ہی رسول اس کا باعث بتلاتا ہی کہ "اسی سبب سے خدا اُن پاس تاثیر کرنیوالی دغا بھیجیگا یہانتک کہ وے جھوٹ کو سچ جانینگے"۔ ۲ تسلونیقیوں ۲-۱۱۔ لیکن جو لوگ اپنی غیر فانی روح کو جہنم کی ہلاکت ابدی سے بچانا چاہتے وے ہرگز ایسی صاف صریح معتبر شہادت کے موجود ہوتے ہوئے ایک بے اصل اور غیر الہامی خلاف کتب مقدسہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم کو اُنہیں صدی ہاے قبل محمد کے بدعتیوں کی ایک وہمی اور خیالی بات جانینگے جو کبھی مقبول ہوئی نہ ہوگی +

ہمنے بذریعہ اخبار نامہ نگاران نور افشاں کو اس امر سے آگاہ کر دیا ہی کہ بغیر کسی نامہ نگار کے اصلی نام ہمارے پاس بھیجے کے کوئی مضمون یا خبر درج اخبار نہیں کیا جائیگا تاہم بعض صاحبان کوئی مضمون یا خبر بغیر اپنا اصلی نام لکھے ہوئے صرف فرضی نام لکھ بھیجتے ہیں اور ایسے آرٹیکل کو گو کہ مضمون صحیح و مفید ہو ہم کسی حالت میں درج نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ایک اشتہار جسمیں مولوی قدرت اللہ پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام بٹالہ کا بوجہ غبن کرنے آمدنی انجمن کے اور پریزیڈنٹی انجمن سے خارج ہونے کے کچھ مضمون پشت اشتہار پر نسبت کارروائی مولوی صاحب مذکور درج تھا۔ مگر راقم نے اخیر میں اپنا نام نہیں لکھا لہذا ہم اسکے شایع کرنے میں معذور ہیں۔ ہم پھر اپنے نامہ نگاروں سے ملتمس ہیں کہ نور افشاں کے لئے صاف و مختصر صحیح اور مفید مضمون و خبر معہ اپنے مستعلق نام کے بھیجا کریں۔ اور اگر اصلی نام اخبار میں درج کرانا پسند نہ ہو تو فرضی نام بھی لکھدیں لیکن دفتر میں رہنے کیلئے اصلی نام راقم کا ضرور ہونا لازم ہی +

پل تواریخ

اور اُنہوں نے (انگریزوں نے) سنڈے یعنی اتوار کو آفتاب کی اور منڈے یعنی سوموار کو چاند کی۔ اور ٹیوسڈے منگل کو ٹشکو کی۔ اور ویڈنسڈے بدھ کو ووڈن کی اور تھرسڈے جمعرات کو تھور کی جسکے ہاتھ میں ایک جنگی تبر رہتا تھا اور گرج کا دیوتا سمجھا جاتا تھا۔ اور فرائیڈے جمعہ کو فیریا کی جو ووڈن کی جورو متصور تھی۔ اور سیٹرڈے سنیچر کو سیٹیر کی پرستش ترک کرکے یسوع کی عبادت و پرستش اختیار کی۔ ہفتہ کے دنوں میں اُن قدیم مورتوں کے نام ابتک باقی ہیں جس سے یہہ معلوم ہو سکتا کہ انگریز اُس چٹان کو جس سے وے تراشے گئے اور اُس گڑھے کو جس سے کھودے گئے بخوبی یاد کریں کہ اُنکے آباو اجداد ایک وحشی اور بت پرست لوگ تھے اور خدا نے یسوع کی خبر اُنکے پاس بھیجکر اُسکو قبول کرنے کے لئے اُنہیں فضل عنایت کیا اور آجکے دن تک اپنے پاک مذہب کو اُنہیں محفوظ رکھا +

میں پھر سوال کرتا ہوں کہ مسیحی دین کہاں سے آیا؟ کیونکر گریگوری نیک نے اس چھٹی صدی میں اُن بت پرست لوگوں کی خبر لیکر مشنریوں کو انجیلی خوشخبری اُنکے درمیان سنانے اور پھیلانے کے لئے بھیجا۔ گریگوری کے خیالات اُسکی تصنیفات میں جو ہمارے پاس موجود ہیں باقی ہیں۔ اور ہمیں شک نہیں کہ وہ مسیح کی حقیقی موجودگی اور انجیلی تاریخ کا معتقد تھا۔ کیونکر گریگوری اور آگسٹین اور اور لاکھوں آدمی اس چھٹی صدی میں ایمان لائے۔ کہ یسوع ناصری اس زمین پر رہتا تھا؟ اُسنے محبت و معافی کی تعلیم لوگوں کو دی؟ پاکیزگی اور خود انکاری کی تاکید کی معجزے دکھلائے۔ مصلوب ہوا اور پھر مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ کیا نہیں کوئی حقیقی ماجرانہ تھا؟ کیا ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح کی تاریخ صرف ایک آفتاب کی پُرانی کہانی ہی؟ اور ہم پھر اس پل تواریخ پر اپنے سفر میں ایک پس رو قدم بڑھائیں اور دیکھیں کہ مسیحی دین کا اعتقاد اُن لوگوں میں پایا جاوے جو جو آگسٹین اور انگلنڈ کے مسیحی ہونے سے پہلی محراب پر موجود تھے +

مراسلات

جلالپور ضلع گجرات

یہہ قصبہ گجرات سے ۸ میل کے فاصلہ پر جانب شرق واقع ہی۔ یہاں پر شالبافی کا کام بکثرت ہوتا ہی ایک وقت تھا کہ یہاں کے لوگ شال وغیرہ براہ راست ولایت بھیجتے تھے مگر اب چونکہ ولایت کے لوگوں نے انکا خریدنا چھوڑ دیا ہی اسلئے اس قصبہ کی بھی وہ رونق باقی نہیں رہی ہو۔ بڑی بڑی حویلیاں خالی و سنسان پڑی ہیں +

عرصہ کچھ اوپر ایک سال کا ہوا کہ پادری پیٹرسن صاحب مشنری گجرات کیطرف سے ایک منادیہاں پر مقرر کیا گیا۔ مگر لوگوں نے اُسے بہت ہی دق کیا تاہم وہ خدا پر بھروسہ رکھکر اپنا کام کرتے گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اُنکی اولاد کے ایک اور منادیہاں پر تعینات کیا گیا اور آجتک برابر ہر دو منادخداوند کے کلام کی بشارت دے رہے ہیں +

یہاں پر ایک سرکاری سکول مڈل تک ہی مگر چہار خاکروب اسمیں تعلیم نہیں پا سکتے اس لئے اُنکی خاطر پادری صاحب موصوف نے ایک سکول جاری کیا ہی جسمیں ۳۲ طالب علم تعلیم پا رہے ہیں۔ اور ایک گرل سکول بھی قائم کیا گیا ہی جسمیں کوئی ۱۴ لڑکیاں علاوہ دنیوی تعلیم کے دینی تعلیم بھی حاصل کر رہی ہیں۔ ہر دو سکول اپنی اپنی حالت

میں عمدہ طور پر ترقی کر رہے ہیں*

ایک وہ وقت تھا کہ مناد کی رہایش کے لئے کوئی مکان نہ ملتا تھا مگر اب خدا کے فضل سے عین منڈی کے درمیان ایک دوکان کرایہ پر مل گئی ہی- جہاں پر ہر روز مناد خداوند کے کلام کی ہمیشہ بشارت دیتے ہیں بلکہ ایک مکان زر خرید کیا گیا ہی جسمیں سکول قایم ہی*

اول ہی اول جب ایک شخص منڈا نامی نے خداوند کا اقرار کیا اور علانیہ مسیح مصلوب کے نام پر بپتسمہ پایا- تو تمام شہر کے لوگ مسیحیوں کے برخلاف ہوگئے- اور طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے- مگر خداوند کے زبردست بازو کا کون مقابلہ کر سکتا ہی- دو چار دن ہی میں سب خاموش ہوگئے بلکہ آگے سے زیادہ مسیحیوں سے ملنے جلنے لگ گئے*

اسی عرصہ میں ایک شخص بنام منشی الہ دتا جو کچھ عرصہ تک فیروزپور میں عرایض نویسی کا کام کرتا رہا ہی- اُٹھا اور خداوند کا علانیہ اقرار کیا چونکہ ابھی تک اسکا بپتسمہ نہیں ہوا تھا اسلئے محمدیوں نے مقدور بھر کوشش کی کہ یہہ شخص عیسائی نہ ہونے پاوے- چنانچہ گجرات سے مولوی رحمت اللہ صاحب بٹالوی اور ایک اور باشندہ اور سودھری سے بھی ایک مولوی صاحب (پیر جی) مباحثہ کے لئے بلائے گئے- ادھر سے بھی پادری پیٹرسن صاحب اور بابو دیدار سنگھ صاحب جا براجے- شام تک یہہ دونوں صاحب مباحثہ کے منتظر رہے مگر کوئی شخص تاب مباحثہ نہ لا سکا تو یہہ شام کو دونوں صاحب واپس گجرات ہوئے انکا چلا آنا تھا کہ محمدیوں نے حملہ کرکے الہ دتا کو پکڑ لیا اور گھسیٹ گھساٹ کر چودھری کے دارہ میں لیکر لگے اُس سے مباحثہ کرنے- باوجود یہہ ایک گروہ میں پھنسا تھا مگر اسنے محمدی دین کی تردید میں وہ دلایل پیش کئے کہ ہر سہ مولوی صاحبان سوائے اسکے اور کچھ نہ کہہ سکے کہ ان سوالوں کا جواب فلاں فلاں کتاب میں فلاں فلاں شخص نے لکھ دیا ہی- مانا کہ لکھ دیا ہوگا- مگر بتلایئے سایل کی تسلی کیونکر ہو- کیا کتاب اسکو لاکر دکھلائی گئی تھی- نہیں ہرگز نہیں- لانے کہانسے کوئی ہو بھی- اگر ان مولوی صاحبان نے ان کتابوں کو پڑھا تھا تو کچھ بتلایا ہوتا- خیر قصہ کوتاہ کوئی رات کے ۱۰ بجے یہہ بیچارہ گھر کو آیا- راستہ میں جو کچھ تکلیفیں اسنے اُٹھائیں وہ سوائے مسیحیوں کے اس عیسائی سلطنت میں کوئی نہیں اُٹھاتا- عدالت کا دروازہ تو کھلا ہی مگر گواہ چاہئیں- دو گواہ لیجاؤ جلد فیصلہ ہو گیا- مگر بیچارے مسیحیوں کے لئے مشکل کیونکہ کوئی گواہ نہیں بنتا- جھوٹے گواہ تو بہت ہیں مگر کوئی عیسائی ایسا کریگا نہیں*

لو- گھر آتے ہی کچھ اور گل کھلا نظر آیا- بیوی فرنٹ ہو بیٹھی ہی- ایک نہیں مانتی- محلہ والوں نے خوب پٹی پڑھا رکھی ہی- مگر انتظام الہی عجیب ہیں- تھوڑی ہی دیر میں بیوی سیدھی ہوگئی اور خوشی بخوشی اپنے شوہر کے ساتھ گجرات کو روانہ ہوگئی- مگر ابھی دو ہی دن گذرے تھے کہ اسکے رشتہ دار اُسے بھگا کر الہ دتا کی غیر حاضری میں واپس لیگئے اور عدالت میں اُس سے حق مہر کی نالش دایر کرا دی- مگر جب خدا آپ کسی کے شامل حال ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہی*

باوجودیکہ تمام جلالپور الہ دتا کے برخلاف تھا- مگر وہ کسی نہ کسی طرح سے بیوی کو بلا تو فوراً بیوی اُسکے ساتھ ہوگئی اور لوگ دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے اور کچھ عرصہ کے بعد ہر دو نے گجرات میں پادری پیٹرسن صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پا لیا- پس پھر تو سب کے دانت کھٹے ہوگئے*

ڈیر ایڈیٹر لگے ہاتھ ایک اور بھائی محمدیوں کی کارستانی سنتے جاؤ- گذرے ہفتہ بیچارہ الہ دتا معہ اپنے عیال و اطفال کے جلالپور میں آیا تاکہ اپنے مکانات کی مرمت کرا دیوے- مگر دوسرے دن بیچارے کو ایک خاص کام کے لئے گجرات جانا پڑا پیچھے سے محلہ دارون نے ملکر عورت کی وہ گت بنائی کہ الامان- کوئی گالی دیتا ہی- کوئی پتھر مارتا ہی- کوئی منہہ سے سور کا لفظ نکالتا ہی- بیچاری کی ناک میں جان کر دی- وہ روتی پیٹتی تھانہ میں گئی- تھانہ دار تو موجود نہ تھے سپاہیوں نے اُسکی ایک نہ مانی بلکہ اُلٹا اُسکے ساتھ وہ نہایت بدسلوکی سے پیش آئے- ایک کہتا ہی کہ یہہ تو میم صاحبہ بن گئی ہی اسے چوکی دو- دوسرا کہتا ہی کہ اب تو تم میم صاحبہ ہو- تم کسی صاحب کے پاس جاکر رپورٹ لکھاؤ جو کچھ منہہ میں آیا کہہ سنایا- بیچاری نے بہتیرا واویلا مچایا- مگر ان کالی وردی والوں نے کچھ بھی نہ سنا- مدد تو دور کنار رہی بیچاری کی رپورٹ بھی درج نہ کی- لاچار گھر کو واپس آئی- دوسرے دن اُسکے شوہر نے خود رپورٹ درج کرائی- اور کل واردات کی رپورٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس گجرات کی خدمت میں پہنچائی جسپر صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک ڈپٹی انسپکٹر پولیس کو تحقیقات کے لئے گجرات سے روانہ کیا- جس نے حسب ضابطہ رپورٹ کر دی ہی کہ بلاشبہ محلہ داروں نے الہ دتا کی بیوی کو بہت تنگ کیا تھا اور کہ پولیس والوں نے نہایت ہی ناجایز کام کیا کہ جب الہ دتا کی بیوی رپورٹ لکھانے آئی تو اُس سے بہت بدسلوکی سے پیش آئے- جو ملازمان پولیس کو بالکل لازم نہ تھا- علاوہ اسکے اُنکی رپورٹ ہی کہ پولیس کے اندرونی حالات بھی اچھے نہیں ہیں- دیکھیں صاحب سپرنٹنڈنٹ اسپر کیا کارروائی کرتے ہیں*

راقم وہی سیکل

امداد! امداد!! امداد!!!

ذیل کے خط سے معلوم ہوگا کہ ڈیرہ نانک کے گردونواح میں بیماری کے سبب سے کیا حال ہو رہا ہی گذارش ہی کہ جو صاحب انسانی ہمدردی کی خاطر سے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کر سکتے ہیں خواہ

روپیہ سے خواہ دوائی سے اب مدد کا وقت ہی مدد کریں۔ بھلائی اور سخاوت کرنا نہ بھولو کہ ایسی قربانیوں سے خدا خوش ہوتا ہی*

ڈیرہ نانک ۱۴ ستمبر ۱۸۹۰ء

ڈیر...... اسوقت ایک ضروری کام کیواسطے تکلیف دیتا ہوں مہربانی سے امداد فرمایئے*

اس علاقہ ڈیرہ نانک میں تپ بخار کی اسقدر شدت ہی کہ بعض گھروں میں کوئی پانی دینیوالا نہیں۔ گھروں کے گھر چارپائیوں پر پڑے ہیں۔ غریب لوگوں کو دوا دارو کچھ میسر نہیں آتا۔ لوگ نہایت تنگ ہیں۔ ہسپتال صرف شہر میں ہی...... دو بوتلیں کونین کی میرے پاس تھیں وہ کل بیٹے تین گاؤں میں پھر کر تقسیم کر دیں۔ اب میرے پاس دوائی کونین وغیرہ کچھ نہیں۔ اور لوگ مصیبت میں ہیں۔ غریب بیکس بیماروں کی مدد کا یہی وقت ہی۔ اگر آپ مہربانی کرکے مس صاحبان کی خدمت میں یہاں کی مصیبت کا حال بیان کریں تو ممکن ہی کہ وہ کچھ مدد کریں اور کونین تقسیم کرنے کے واسطے میرے پاس بھیجیں۔ اور آپ نہ صرف مس صاحبان سے بلکہ اور بھی اپنے واقف مہربان انگریزوں سے کونین یا چندہ مانگیں۔...... صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر...... انسے عرض کریں۔ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ سے کونین تقسیم کرنے کو یہاں بھیجیں اور میں ہر ایک گاؤں میں پھر کر غربا میں تقسیم کر دونگا۔ آپ مہربانی سے ضرور کوشش کریں۔ کیونکہ لوگوں کی حالت سچ مچ قابل رحم ہی...... ہمارے گاؤں کے دو سکول بیماری کی وجہ سے بالکل بند ہو گئے ایک لڑکا بھی تندرست نہیں رہا۔ یہاں کے گورنمنٹ سکول کے طلبا نصف بیمار ہیں*

اگر کوئی صاحب اس مصیبت کیوقت میں مدد کرنا چاہتا ہی تو جو کچھ دیا جاوے بڑی شکر گذاری کے ساتھ قبول کیا جاویگا* دوائی یا نقد جو کچھ روانہ کیا جاوے اس پتہ پر روانہ ہو*

منشی رحمت مسیح صاحب واعظ
ڈیرہ نانک ضلع گورداسپور

مس صاحبان نے چندہ دینے کا وعدہ کیا ہی۔ ایک صاحب لالہ خوشی رام صاحب نے ایک بوتل کونین کی قیمت اس غرض سے دی ہی کہ وہاں کے لوگوں میں تقسیم ہو*

خیبر ہوس ڈلہوزی }
۱۹۔ ستمبر ۱۸۹۰ء } وارث الدین

امرتسر تجھپر افسوس

آج ہمارے آرٹیکل کا عنوان عجیب ہی۔ کیونکہ ایک ایسے خوشحال اور متمول شہر پر افسوس کیا جاتا ہی۔ جسکا ثانی پنجاب میں نہیں۔ لیکن جب ہم انہی کالموں میں افسوس کا اظہار کرینگے تو البتہ ناظرین بھی افسوس کئے بغیر نہ رہینگے آج اگر ہم ساکنان امرتسر سے پوچھیں کہ کیوں یاراں کہو کیا حالت ہی۔ کیسے رہتے ہو کیسے گذرتی ہی۔ تو دست تاسف ملکر اور آنسوں بہا کر کہینگے شعر

دن تو غم میں کٹ گیا پر اب اندھیری رات میں
دیدۂ بیدار کی اختر شماری دیکھئے

افسوس کیا بیان کیا جاوے رات دن چوروں کا خطرہ راہزنوں کا ڈر۔ گنڈوں کا خدشہ۔ اُچکے قمارباز جابجا پھندے لگائے بیٹھے ہیں۔ جبدن سے اُنکے صیاد مسٹر وار برٹن صاحب یہاں سے گئے ان بدمعاشوں کے گھر عید ہی۔ مگر رعایا کے گھر ماتم ہی۔ نہ دن کو آرام نہ رات کو چین۔ سچ پوچھئے تو آرام مسٹر موصوف کے ساتھ گیا۔ اب تو مصیبت سے ایک ایک گھڑی کٹتی ہی۔ آرام تو اللہ کی عنایت سے گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ سبکو نصیب ہی۔ مگر بہت کچھ بیدار مغز حکام پر بھی منحصر ہی۔ کیا امرتسر کے مسٹر وار برٹن کا عہد قیامت تک بھول سکتے ہیں۔ کہ چور اُچکوں کا نام گنوا دیا۔ اور ایسی بیدار مغزی سے حکومت کی۔ اور انتظام کا ایسا عجیب ڈھنگ نکالا کہ تمام بدمعاش علاقہ چھوڑ کر ریاستوں اور جنگلوں میں بھٹکتے پھرے۔ بھیس بدل بدل کر شریروں کا کھوج نکالا۔ شہر کی ہر وقت کی آگاہی کیواسطے ٹیلیفون لگوایا اس علاقہ کے چور لوٹیرے تو کل پنجاب میں مشہور ہیں جو دن دہاڑے براتوں کو لوٹ کر ہضم کر جاتے تھے۔ جیب کترے تو ایسے غضب کے۔ کہ چلتے آدمی کی جوتی اُتار لیں اور پتہ نہ لگے۔ مگر آپ کے عہد میں وہ سب کہاں گئے۔ یا تو جیلخانوں میں یا غیر علاقوں میں۔ مسٹر وار برٹن نے جھاڑو لیکر علاقہ صاف کیا۔ مگر ہندوستان کی خود غرضی نے تمام آرام برباد کئے ہوئے ہیں۔ ہائے خود غرضی تیرا ستیاناس تو نے امرتسر کے واسطے وہی سکھا شاہی پھر تیار کر دی۔ مسٹر وار برٹن کا تشریف لیجانا اور بدمعاشوں کے حوصلے پھر بدستور قایم۔ دور دور کے بھاگے ہوئے پھر آن ڈٹے۔ اب سبکے حواس باختہ ہو گئے۔ آرام چین سب دور ہو گیا۔ اب آرام شہر میں کسکو ہو شاید اُن چند اشخاص کو ہو گا۔ جنکا چوکی پہرہ گھر کا ہی۔ ورنہ موجودہ پولیس سے آرام کا نصیب ہونا فی الحال مشکل معلوم ہوتا ہی۔ کرنل لنگ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر جیسا بیدار مغز حاکم جنکی امداد سے مسٹر موصوف نے بکمال خوبی سے انتظام کیا*

مگر چند کوتاہ اندیشوں کی شکایتوں نے امرتسر کو پھر بری حالت میں لا پھنسایا۔ اور یہہ وہی لوگ تھے جنکو کسی نہ کسی طرح صاحب موصوف نے اُنکی چالاکیوں کی وجہ سے دبا رکھا تھا۔ اب تنگ آمد بجنگ آمد کی مثال ہو کر منہہ آنے لگے۔ یہہ سب خوبیاں نیشنل کانگرس کی بدولت ہوئیں۔ یہہ کانگرس کمبخت جابجا ایسے ہی گل کھلاتی ہی۔ جہاں کہیں اسنے قدم رکھا یہی مصیبت رہا

اور حکام کو پڑی-ای کانگرس کے حامیوں خدا کا خوف تمہارے جیمیں نہیں-اب آپ کرنے کو تو کر بیٹھے مگر اب روؤ-پیٹو-تمہاری مصیبت سر پر کھڑی ہے-تمہارا جوش تمکو خراب کریگا-اس گورنمنٹ کی دی ہوئی آزادی کو غنیمت جانو-دن بُرے-آخر بکری کی ماں کبتک خیر منائیگی-کیا گورنمنٹ سوتی ہے-نہیں جاگتی ہے-مگر تمہاری شیخیاں دیکھتی ہے-بلی چوہوں کی مثال سمجھ لو میاؤں کو کون پکڑیگا-جن لوگوں نے مسٹر واربرٹن کی مخالفت میں سر اُٹھایا ہے وہ سب اس کمبخت کانگرس کے مرید ہیں-اور صاحب موصوف آپ ہی کانگرس کے مخالف ہیں-کیونکہ وہ تو رعایا اور گورنمنٹ کے دل سے خیرخواہ ہیں-وہ کیونکر انتظام کو خراب ہونے دیتے-شعر

اس کانگرس نے دیس کو برباد کر دیا
جنگ وجدل نفاق میں اُستاد کر دیا

خوش قسمت ہے رعایائے سیالکوٹ جنکو ایسا مہربان شفیق باپ افسر ملا-مگر افسوس امرتسر نے اپنے آرام کی قدر نہ جانی-ایسا حاکم تجھکو قیامت تک نہ ملیگا-تجھکو آرام کی گرانی ہوئی-اَب اپنے کئے پر روؤ-تیرا آرام تجھسے گیا ٭

راقم امرتسری انکل

واعظان انجیل کا دورہ

جناب ایڈیٹر صاحب-

کیفیت دورہ مندرجہ ذیل اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشے میں جگہہ دیکر کمترین کو ممنون ومشکور فرمائیے ٭

ہم چار شخص خداوند کی بشارت دینے کیواسطے نکلے-ہمارا سفر مقام کھنہ سے جو ضلع لودیانہ میں ہے شروع ہوا-اس جگہہ سے بسواری ریل ہم مقام سرہند میں پہنچے-یہہ جگہہ کسی وقت میں مسلمانوں کی سلطنت میں از حد رونق کو پہنچ چکی ہے اور اب تو کوہوں تک اُسکے کھنڈرات نظر آتے ہیں-قریب سوا سو برس کا عرصہ ہوا کہ اس مقام کی بربادی ہوئی مگر تاہنوز بڑے بڑے پُرانے مکانات قایم ہیں-اور اُنپر نگاہ کرنے سے زمانہ کا انقلاب بخوبی معلوم ہوتا ہے-اکثر بڑے بڑے عالیشان مقبرے قدیم وقت کے موجود ہیں-جہاں دور دور سے لوگ زیارت کیواسطے آتے ہیں اور بعض شہزادگان اب بھی اپنے مُردوں کو وہاں لیجاکر دفن کرتے ہیں-اب تو قصبہ سرہند کچھ بہت بڑا نہیں ہے اور بہت آباد بھی نہیں اکثر مکانات غیر آباد پڑے ہیں-مگر جتنا کہ آباد ہے اچھا ہے تھوڑی سی رونق عمدہ معلوم ہوتی ہے سرہند سٹیشن سے اپنے بستر وغیرہ ایک مزدور سے اُٹھواکر ہم شہر میں پہنچے-یہاں پر ٹھہرنے کے لئے کوئی سرائے مسافروں کیواسطے نہیں ہے-البتہ ٹھاکردواروں میں کہیں کہیں جگہہ ہیں کہ جہاں ہندو مسافر ٹھہر سکتے ہیں-اسلئے ہم ریاست کے مدرسہ میں چلے گئے اور چونکہ ہیڈ ماسٹر صاحب سے ہماری ملاقات تھی اُنہوں نے بڑی خوشی سے ہم کو وہاں اُترنے کی اجازت دی اور بڑی مہربانی سے پیش آئے-بستر وغیرہ وہاں چھوڑ کر ہم منادی کے لئے بازار میں گئے اور ایک فراخ جگہہ پاکر ہم کھڑے ہوگئے اور اوّل ایک بھجن گایا جسکے سننے سے ایک ہجوم فوراً ہوگیا-اور ہم نے باری باری خداوند کا کلام سُنایا کوئی معترض نہ ہوا-ہم میں سے ایک منادی کرچکتا تھا اور بعد اُسکے ہم ایک اور بھجن گاتے تھے اور اسطرح اور لوگ آجاتے اور ایک اچھی جماعت اکٹھی ہوجاتی تھی-اسطرح دیر تک بڑی عمدگی سے کام ہوتا رہا-اسکے بعد ہم لوگوں نے مناسب سمجھا کہ کسی اور جگہہ جاکر بھی کام کریں-وہانسے آگے بڑھے اور ایک جگہہ میں کہ جہاں بہت سی دُکانیں تھیں اور آمد ورفت کا موقع تھا ہم کھڑے ہوگئے-اور وہاں بھی اُسیطرح کام ہوا مگر اس جگہہ ایک دو شخص ایسے ضدی اور تکراری آگئے کہ کام میں ناحق خلل ڈالنے لگے مگر جب اُنکی طرف توجہ کم کی گئی تو خود بخود چُپ چاپ ہوگئے اور دیر تک کام کرنے کے بعد جبکہ کچھ اندھیرا ہو چلا تھا ہم اپنے ڈیرے کو چلے گئے-اور وہاں پہنچکر کھانا کھا کر بیٹھے ہی تھے کہ اس اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب معہ دو اَور اُستاد صاحبان کے ہمارے پاس آ بیٹھے-اور تھوڑی دیر کے بعد مذہبی باتیں شروع ہوئیں ان صاحبان میں سے ایک محمدی صاحب نے کئی ایک سوال بھی پوچھے اور جواب پانے پر مطمئن معلوم ہوئے ہمکو اُنکی طبیعت بڑی عمدہ معلوم ہوئی کیونکہ وہ صاحب دیگر محمدیوں کیطرح متعصب نہیں تھے-ہم نے بھی قرآن میں سے کئی ایک سوالات پوچھے جنکا اُنہوں نے صرف یہی جواب دیا کہ ہمکو مذہبی کتابوں کے دیکھنے کا کم وقت ملتا ہے-دیر تک مذہبی گفتگو ہوتی رہی اور وہ صاحبان اپنے اپنے گھر کو چلے گئے اور ہم نے بھی آرام کیا-اگلے روز ہم نے ایک مزدور بلایا اور اپنے بستر اُسکو سونپے اور بسی جانیکا ارادہ کیا اور راستہ میں کئی ایک گانوں تھے اسلئے صلاح کی کہ اُنمیں بھی کچھ کام کریں مگر گانوں میں ہمکو آدمی نہ ملے کیونکہ بارش کے نہ ہونے سے کام بہت ہے اور کسان اپنے کاموں میں بہت مشغول ہیں-اور کچھ موسمی بخار میں بھی مبتلا ہیں-ایک گانوں میں تو ہم نے ایسی جگہہ کام کیا جہاں کئی ایک آدمی بیمار پڑے تھے-ایک بھجن گایا اور منادی بھی کی-لیکن دیر تک نہیں کیونکہ وہ اپنے دُکھ میں بے چین تھے-آخر کو ہم بسی میں پہنچے اور سرائے میں ڈیرہ لگایا-اور چونکہ ہم وہاں دیر میں پہنچے اور دھوپ بھی بہت چڑھ گئی تھی کہیں نہ جاسکے-لیکن تیسرے ہی پہر گھر سے نکل پڑے اور کام شروع کردیا-پہلے ایک چوک میں منادی کی اور بھجن گایا بہت لوگ جمع ہوگئے اور اچھی طرح کام ہوا-دو انجیل کے حصے اور ایک رسالہ بھی بِک گیا ایک شخص نے کچھ بحث بھی کی لیکن جواب پانے پر خاموش

ہو گیا۔ اُس جگہہ سے ہم ایک دوسرے چوک میں گئے اور وہاں بھی بہت دیر تک کام کیا اور بہتوں کو خدا کا کلام سُنایا اور شام کو جب اندھیرا ہو گیا تو گھر کو لوٹ آئے یعنی سرائے میں آکر آرام کیا ✤

اگلے دن صبح کیوقت ہم پھر بازار میں گئے اور دو جگہہ میں بڑی عمدگی سے کام ہوا۔ خوب بھجن گائے گئے اور خداوند کا کلام بڑی سرگرمی سے سنایا گیا۔ اور انجیل کے کئی ایک حصے بھی فروخت کئے گئے۔ اور جب ہم سرائے کو واپس چلے آئے تو کئی ایک لڑکے سرائے میں سے آکر کتابیں مول لے گئے۔ کئی ایک جلدیں راحت دل کی فروخت ہو گئیں۔ کیونکہ وہ بھجن جو ہم گاتے تھے اسی کتاب میں سے تھے وہ اُنکو دل پسند معلوم ہوئے اسلئے اُنہوں نے وہ کتابیں خرید لیں۔ ایک محمدی صاحب ہمارے پاس سرائے میں گفتگو مذہبی کرنے کیواسطے آیا۔ اور قریب دو گھنٹے تک بات چیت کرتا رہا۔ شام کیوقت ہم پھر بازار کو گئے اور چاروں کیطرف کام کیا اُن لوگوں نے بڑی اچھی طرح سے سُنا۔ اُسکے بعد جب ہم لوٹ کر آرہے تھے ایک جگہہ میں کئی ایک محمدی صاحبان بیٹھے تھے اُنہوں نے درخواست کی کہ ہم اُنکو کچھ سُناویں۔ اسلئے وہانپر ہمنے خداوند یسوع مسیح کے معجزات اُسکا گنہگاروں کے عوض میں قربان ہونا اور جی اُٹھنا اور آسمان پر جانا اور پھر آنا مختصراً بیان کیا اور اُنکے سوالوں کا بھی خاطر خواہ جواب دیا۔ اور اسلئے کہ اُنہوں نے خود ہی ہمکو بلایا تھا عزت کے ساتھ ہم سے پیش آئے۔ اور بازار میں لوگوں کو ہمارے بھجن سننے کا ایسا شوق ہوا کہ جب سرائے کو چلے جارہے تھے لوگوں نے درخواست کی کہ اُنکو کچھ سناویں تب ہم نے اُنکو بھجن سُنا کر خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری دی۔ اور اُسوقت کچھ بوندا باندی شروع ہوئی تو لوگ دوڑ کر سرائے کے دروازے میں اکٹھے ہو گئے اور ہم نے وہاں کلام کرنیکا عمدہ موقعہ پایا۔ اور دیر تک خداوند کا کلام سُنایا۔ اور پھر سرائے میں آرام کیا ✤

وہاں سے آگے چلنے کا ارادہ کیا۔ اور چلنے سے پیشتر سرائے والے بھٹیارے کو چارپائیوں کا کرایہ دیکر علی الصباح مورنڈہ کو روانہ ہوئے۔ لیکن یہانسے تین واعظ تو مورنڈہ کیطرف چلے گئے اور ایک بسبب کار ضروری کے گھر کو واپس چلا آیا۔ اب تینوں واعظ مورنڈہ میں پہنچے اور وہاں پر مشن ہوس میں ٹھہرے اور شہر میں وعظ کیا۔ وہاں کے اَور کئی ایک واعظ بھی کام میں شامل ہو گئے اور بڑے زور شور سے خداوند کا کام کیا۔ وہاں کے واعظوں نے تینوں واعظوں کی ضیافت کی اور بڑی خوشی سے ملکر کام ہوا۔ ایک واعظ جو بسبب اپنے لڑکوں کی بیماری کے اُنکے ہمراہ کام نہ کر سکا۔ وہاں سے واعظ اتوار کاٹنے کے بعد ایک مزدور کرکے گھماؤں میں پہنچے۔ راستہ میں بھی دو تین گانوں میں منادی کی گئی۔ اور گھمانوں میں جو سکھ سرداروں کا گانوں ہی بخوبی کام ہوا۔ تین گانوں ایک ہی نام سے کہلاتے ہیں اُن سب میں اچھی طرح سے کام کیا گیا اور کئی رسالے بھی فروخت کئے گئے۔ اُس سے اگلے دن بہلولپور میں پہنچے اور وہاں منادی کی۔ اِس جگہہ مدرسہ پرائمری کے اُستاد نے بڑی مہربانی سے خاطر تواضع کی۔ اور کئی کتابیں بھی اِس جگہہ فروخت کی گئیں۔ پھر وہاں سے قصبہ ماچھیواڑہ میں پہنچے۔ اس قصبہ میں فی الحال ایک مشن برانچ سکول قایم ہے۔ اور ایک استاد کام کرتا ہے۔ اُس ہی کے مکان پر جا کر ٹھہرے یہانپر چوتھا واعظ بھی پھر آملا اب چاروں نے ملکر اپنا اپنا کام کیا۔ دن کو صبح اور شام کلام سُنایا گیا۔ اور رات کے وقت دن سے بھی زیادہ کام ہوا۔ کیونکہ متفق الرائے ہو کر سب واعظین شام کا کھانا کھا کر بازار میں نکل گئے اور تمام بازار میں بلکہ تمام قصبے میں بھجن گا کر بشارت دی اور سُننے والے گروہ کے گروہ پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے اور جگہہ جگہہ ٹھہر ٹھہر کر کلام سنایا جاتا تھا اور ایک شخص کے مکان پر بھی بیٹھکر کلام بہت لوگوں کو سُنایا۔ اور آدھی رات سے زیادہ وہ اسیطرح گذر گئی اور واعظان خوشدلی سے بہت سے دلوں میں کلام کا بیج بوکر اور باغ باغ ہو کر اپنی آرامگاہ کو واپس آئے۔ اور اُسپر خدا کی رحمت کی بارش کے لئے دعا و مناجات کرکے آرام کیا چار روز اِس قصبہ میں کام کیا۔ اسکے بعد سمرالہ میں پہنچے اور بھجن گا کر وہاں بھی خوب کام کیا اور بہتوں کو خدا کی بشارت دی۔ اس گانوں میں ایک شخص گوبند رام نامی ہے یہ شخص نس کلنک اوتار کو مانتا ہے اور کسی کو نہیں مانتا۔ گھر سے باہر نہیں نکلتا اکثر جب اتفاق وہاں جانیکا ہوتا ہے تو اُسکے مکان پر جا کر خداوند کی باتیں اُسکو سنائی جاتی ہیں وہ بڑی خوشی سے سُنتا اور مانتا ہے۔ سوائے اسکے ہر ایک تعلیم کو قبول کرتا ہے۔ ایسا ہی ایک شخص بنام حاکم سنگھ رامپور کلمے ایک گانوں میں رہتا ہے جسکے بہت چیلے بھی ہیں۔ ہر دو خدا کی کلام کو شوق سے سُنتے اور بہت باتوں سے واقف بھی ہیں۔ جب اُس شخص کو ہمنے بھجن سُنایا تو بہت خوش ہوا۔ اور جب اُس بھجن کا مطلب سُنایا تو ایک شخص جو وہاں بیٹھا تھا اعتراض کرنے لگا اور انجیل کے کئی ایک مقام نکال کر فضول اعتراض پیش کئے۔ مختصراً اُسکو جواب دیئے گئے۔ مگر وہ زیادہ سخت باتیں بولنے لگا۔ مگر ہم نے اُسکو محبت کی دو ایک باتیں کہکر وہانسے روانہ ہوئے۔ اور ایک یکہ پر سوار ہو کر ہم کھنہ میں پہنچے۔ شام کے وقت دُکان پر جو منادی کے لئے کرایہ پر لی ہوئی ہے منادی کرنے لگے۔ اور بہت لوگ سُننے کو جمع ہو گئے۔ جب ہم وہاں سے اُٹھنے کو تھے اَور بہت لوگ اِدھر اُدھر سے آگئے اور پھر تو ہم دیر تک بشارت دینے میں مشغول رہے۔ اور آخر کو منادی ختم کرکے گھر میں گئے اور کھانا کھانے کے بعد ہم سب بھجن گاتے ہوئے شہر میں نکلے اور ایک سرے سے شروع

کرکے دوسرے سرے تک بھجن گاتے اور جہاں مناسب سمجھا کچھ تھوڑی دیر تک کلام سُناتے ہوئے گذر گئے اور گھر میں پہنچکر اس کام پر جو کیا تھا خدائی برکت چاہی اور آرام کیا * (باقی پھر)

راقم - ایک واعظ

واقعات اور رائیں

مخزنِ مسیحی ناقل ہی کہ ہندوستان میں علم کی ترقی کے باعث ایک بڑا نقص یہہ نظر آتا ہی کہ علم سیکھنے والے صرف نوکری کے طالب ہوجاتے ہیں اور متفرق ہنر اور پیشوں سے ہاتھ کھینچتے ہیں - ہزاروں آدمی علم تحصیل کے نوکری کی تلاش میں ہیں - کلکتہ میں سرکاری دفتر میں چھ محرروں کی جگہہ خالی تھی اور اُن جگہوں کے لئے دو ہزار تین سو عرضیاں پیش ہوئیں - علم کی افراط کے ساتھ نوکری کی افراط کیسے ممکن ہی *

انڈمن ٹاپوؤں میں جہاں مجرم جلا وطن کئے جاتے ہیں بڑی رونق اور آبادی ہوتی جاتی ہی - جو مجرم دس برس تک اچھی چال چلن دکھاتے اور کسی طرح کی بدمعاشی نہیں کرتے اُنہیں آزادی مل جاتی ہی کہ ٹاپو میں جہاں چاہیں پھریں - کھیتی باڑی کریں - کماویں کھاویں - اور اپنے گھروں میں رہیں - اسطرح بہت گانوں آباد ہوگئے ہیں اور سرکار کی بلا مدد وے اپنی اوقات بسری کرتے ہیں - منتظموں کا بیان ہی کہ جو لوگ گانوں میں آباد ہوگئے ہیں اور کھیتی باڑی کرتے ہیں اُنہیں بہت کم جرایم وقوع میں آتے ہیں - وے اپنی حیثیت اور عزت بھرنا چاہتے ہیں اور اگرچہ پہلے وے فسادی اور بدمعاش تھے پر اب محنتی تائب گھر گرستی اور گویا آدمی ہوگئے ہیں * منہ

مسٹر بہرام جی میلا باری ایک ودائی چٹھی میں جو اخبار ٹیمز کے نام بھیجی گئی ہی شکریہ کے ساتھ مالی امداد سے انکار کرتے ہیں - اور اصلاح شادی اہل ہنود کے مسئلہ پر عام بحث جلد باری کے معترض ہیں - گورنمنٹ سے محض انصاف کی استدعا کرتے ہیں اور پھر انگریزی مشہور عورتوں سے ہندوستانی لڑکیوں کی حالت زار پر رحم کے طلبگار ہیں *

تاج الاخبار ناقل ہی کہ ہندو مسلمانوں کی باہمی ناراضگی کا چرچا بڑھتا جاتا ہی - اگرچہ جاہلانہ مُفسدے پہلے سے بہت کم وقوع میں آتے ہیں - ہندوستان کی تہذیب کا کوہ ہمالیہ علیگڈہ ہی - وہاں پر بھی اُنکی ناراضی کا طوفان بڑھا - اگر اس باہمی نفاق کو فرو کرنیکی پروا ہمارے دونوں فریقوں کے لیڈروں کو نہیں ہی تو یقیناً وہ لیڈر کہلانے کے مستحق نہیں ہیں بلکہ وہ خود کسی لیڈر کے محتاج ہیں - موجودہ زمانہ میں درحقیقت لیڈر ہونے کا حقدار وہ ہی جو ایسی ناراضگی کو جڑسے کاٹ کر دکھاوے - بگاڑنا بہت آسان مگر بنانا بہت مشکل ہی - (نور افشاں) فساد کی جڑ فریقین کے مذہبی تیوہار اور رسم و رسوم ہیں اور جبتک یہہ باتیں موقوف نہوں باہمی ناراضگی و تکرار ہرگز نہ مٹے گا بلکہ بصورت اُنکی قایمی کے روز بروز بڑھتا جائیگا اسکا علاج صرف یہہ ہی ہی کہ فریقین ایک ایسے لیڈر کی پیروی کریں جو کامل اور پاک اور پُرمحبت ہو اور ان واہیات مذہبی رسم و رسوم سے کنارہ کش ہوں *

وزیر الملک بیان کرتا ہی کہ گورنمنٹ انگریزی بردہ فروشی کے روکنے میں اسقدر ساعی ہی کہ دیگر ممالک افریکہ میں بھی بردہ فروشی بند کرائی جاتی ہی - مگر ہندوستان سے بردہ فروشی ابتک نہیں گئی بطمع زر کمسن لڑکیوں کی شادی بوڑھوں سے کرتے ہیں بازاری طوایف غریبوں سے کسی نہ کسی بہانے سے لڑکیاں خرید لیتی ہیں - ساہوکار بعوض قرضہ و سود زمینداروں کی بیٹیوں سے علی الدوام خدمت لیتے ہیں - پولیس اور گورنمنٹ کو متوجہ ہونا چاہیے *

مہذب کا بیان ہی کہ مسٹر میلا باری نے لنڈن ٹائیمز میں ایک تحریر اس بارے میں شایع کرائی ہی - کہ ہندوستان کی عورتوں کو اختیار دیا جاوے کہ اُنکے ولیوں نے اُنکی نابالغی کے زمانہ میں جو نکاح کردیا ہو بعد بلوغت اگر وہ چاہیں تو منسوخ کرادیں - ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہندوستان کی مختلف سوسائیٹیاں اسکو کس حد تک تسلیم کرینگی *

اخبار عام میں یہہ عجیب خبر لکھی ہی کہ مدراس کے ایک انگریز مسٹر مور اسمتھ نے ہندو مذہب قبول کیا اور مدراس کے اُپدیشک ہندو منڈلی کے جلسہ میں اُنہوں نے تقریر کی - اگر یہہ بات سچ ہی تو اب غیر مذاہب کے داخل ہونے کے لئے ہندویت کا تنگ راستہ فراخ ہوگیا - اور کوئی آئندہ کو نہیں کہہ سکیگا کہ کوئی غیر قوم ہندو نہیں بن سکتا - بعض انگریز بھی بڑے ہفت رنگی لوگ ہیں *

پٹیالہ اخبار ناقل ہی کہ سمیر سنگھ سہانے کی یہہ تحریر کہ پولیٹکل ایجنٹ نے ہدایت جاری کی ہی - کہ کوئی ریاست ٹریبون اخبار نہ خریدے بالکل بے اصل اور اخبارات کی وقعت کو کم کرنیوالی ہی - ایڈیٹران اخبار کو مناسب ہی کہ ایسی بے معنی اور جھوٹی خبروں سے اجتناب کیا کریں - اور ناحق حکام وقت کو بے اصل خبریں شایع کرکے بدنام نہ کیا کریں - اگر یہی حالت رہی تو کچھ عجب نہیں ہی کہ پریس ایکٹ کے مکرر جاری کرنے پر گورنمنٹ مجبور ہو *

رکھما بائی بنگلن کے مقدمہ میں عدالت نے فیصلہ کردیا - صاحب جج نے ڈگری بحق مدعی صادر کی یعنی اسکو حقوق ازدواج دلائے جائیں - لیکن

چونکہ میاں کی آمدنی کافی نہیں اور بیوی پر بھی اور بدسلوکی کی شاکی ہو اسلئے اسکو سسرال میں رہنا ہوگا اور اُنکے سارے اُنکے چال چلن کے نگران رہینگے - ڈھاکہ کے لوگ اس فیصلہ سے ناراض ہیں ؛

مہر نیمروز ناقل ہو کہ مشنریوں اور ہندوؤں سے ایک اور جھگڑا پیش آیا - الہ آباد کے ایک کارسپانڈنٹ نے لکھا کہ یکم تاریخ کو ایک عجیب فساد ہوا - ایک برہمن لڑکا گوالیار سے آیا تھا اُسنے پادری مسٹر الگزینڈر متعلقہ پرسبٹیرین مشن سے درخواست کی کہ میں عیسائی ہونا چاہتا ہوں - مگر اسکی ماں اور دوستوں نے منع کیا اور لڑکے کو زبردستی لے گئے - بہت ہندوستانیوں نے مشن کے لوگوں پر حملہ کیا - حملہ کے سرغنے گرفتار ہوئے اور اُنپر جرم عاید ہوا ؛

جلال آباد سے خبر آئی ہو کہ پچھلے سال جب امیر نے دو ترکستانی گھوڑے شیعوں کے سرگروہ مُلّا یوسف علی کو ذوالجناح کی رسم کے لئے بھیجے تھے تو اُسنے اس کام میں لانے کے بجائے اُنکو فروخت کر دیا تھا اسلئے امیر نے اس سال حکم دیا کہ تعزیے عام کوچوں میں نہ پھرائے جائیں - بلکہ گھروں میں رکھے جائیں - اس حکم کی تعمیل تو کی گئی مگر شیعہ لوگ بہت ناراض ہیں ؛

کوہ نور لکھتا ہو کہ رامپور سے ۶۰ حاجیوں کا جو قافلہ مکہ کو گیا تھا اُسمیں سے ۴۶ آدمی زندہ واپس آئے اور ۱۴ ہیضہ کی نذر ہوئے - جیتے ہوؤں کا بیان ہو کہ دو ہزار آدمی مکہ میں اور اسیقدر جدہ میں فوت ہوئے - ایک حاجی جو ۱۲ ہزار روپیہ خیرات کیواسطے لے گیا تھا صحیح وسالم واپس آیا ؛

اخبار نور رسیا ایک دلچسپ آرٹیکل میں بیان کرتا ہو کہ انگلستان یا روس میں سے جو فریق پہلے تبت میں قدم جمائے گا وہ بہت فایدہ میں رہیگا - اس اخبار کا بیان ہو کہ گذشتہ کئی سال سے انگلستان - فرانس چین اور روس کو تبت کے نام سے بہت شوق رہا ہو اور سطح مرتفع کے حاصل ہونے پر بہت سے ارمان نکلنے ہیں ؛

بنگالی سٹیروٹ ہرالڈ لکھتا ہو کہ بیشک ہم بنگالیوں کے لئے بُرا زمانہ ہو ایک زمانہ وہ تھا کہ جب بنگالی اپنے حکمرانوں کے چہیتے تھے اور تمام شمالی ہند میں مُنی پور سے پشاور تک اعلیٰ عہدوں پر تھے مگر زمانہ بدل گیا چاہت جاتی رہی اب بنگالی شمال مغرب سے نکالے جاتے ہیں وہ ہندوستانی ریاستوں سے خارج ہوئے اور ریلوں سے نکالے گئے سب طرف ٹھوکریں کھا رہے ہیں مختلف وجوہ سے ترمیم ہوئی ہو ہر ایک بنگالی ملکی ہمدرد کو اسپر غور کرنا لازم ہو خاص وجہ یہہ ہو کہ بنگالی حکمت عملی کی بہت خواہش کرتے ہیں جبتک بنگالی اپنے حکام کے روبرو سربسجود رہے اُنکی تعریف ہوئی اور شاباش کہا گیا اور ہر طرح مہربانی ہوئی لیکن جب بنگالی پولٹیکل مغوی بنے اور کہنے لگے کہ حکمران کیسی بیباکانہ کارروائی کرتے ہیں فوراً اونچی بیٹھک سے گرا دیئے گئے - جب موقع ملتا ہو پامال کئے جاتے ہیں یہہ صورت معاملات کی مدت تک قایم نہیں رہ سکتی کسیطرح اسکا خاتمہ ہوگا - اور وہ نازک وقت دور نہیں ہو ؛ پٹیالہ

تاج الاخبار لکھتا ہو کہ بدقسمت ازبگی داس چیف کورٹ سے بھی بری نہیں ہوا - اُسکی نسبت جیسا کہ ناظرین جانتے ہیں پھانسی کا فتویٰ صاحب ڈویژنل جج انبالہ کی عدالت سے ہوا تھا - گویا کہ عنقریب یہہ شخص گردن میں رسّی ڈالکر لٹکایا جائیگا - تاوقتیکہ اُسکی جان نہ نکل جائے - قانون کا فیصلہ ناطق ہو - اگرچہ ڈیل تحقیقات نے یہہ ثابت کر لیا ہو کہ یہی قاتل ہو تو ہمیں کوئی ہمدردی ایسے گرم جوش خونی کے ساتھ نہیں ہو سکتی - مگر جو حالات اپیل سے پہلے ہمارے پاس پہنچے تھے اُنسے توقع کیجاتی تھی کہ ازبگی داس بھگوان سنگھ نہیں بن سکیگا - ہم مشتاق ہیں کہ اُسکے سارے حالات سنیں ؛

سوجانپور ضلع گورداسپور میں ہیضہ بشدت ہو - چنانچہ ایک مُلّا صاحب کی نسبت مشہور ہو کہ موضع فیروزپور میں جو سوجانپور سے قریب ہو گذر تا تھا ایک میت کے ہمراہ جنازہ پڑھانے گیا جو اسی مرض سے مرا تھا - جب واپس گھر آیا تو قے کی اور مر گیا - اہل محلہ ابھی اُسکی تجہیز وتکفین کر رہے تھے کہ یکایک اُسی گھر میں دو چار آدمیوں کو ہیضہ ہو گیا اور معاً اُنہوں نے بھی جان دیدی پھر تو اہل محلہ بدحواس ہو کر بھاگے اور گھر بار چھوڑ کر کنارے نہر باری دوآب پر جا ڈیرہ کیا - اگر چندے یہی کیفیت رہی تو گاؤں کے گاؤں ویران ہو جائینگے - کمیٹی کیطرف سے گندھک تقسیم ہو رہی ہو کہ تبدیل ہوا کے لئے گھروں میں جلائی جائے - سبز ترکاریوں کی فروخت کی ممانعت ہو - مگر کیلے اور امرود جو صریحاً مرض پیدا کرنیوالے ہیں بک رہے ہیں - گورنمنٹ کیطرف سے دوائے ہیضہ مفت دیجاتی ہو - اور زاید ڈاکٹر ضلع سے پہنچکر گھر گھر پھر کر مریضوں کی خبرگیری کر رہے ہیں ؛

موضع ڈبل کالو تحصیل کھاریان ضلع گجرات میں ایک کمہاری صبح کو برتن بیچنے گئی - جب دس بجے کے قریب واپس آئی تو گھر کے لوگوں نے روٹی پکانے کے واسطے کہا - اُسنے جواب دیا کہ مجھکو آج مرنا ہو میں روٹی نہیں پکاؤں گی - وہ خفا ہوئے تو اُسنے کہا دیکھو مجھے بخار چڑھا ہوا ہو تھوڑی دیر میں مر جاؤنگی - چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تھوڑی دیر اسکو بخار چڑھا رہا اور دو گھنٹے میں مر گئی - موضع منگیا میں ایک زمیندار کا جوان لڑکا مر گیا - باپ نے جنازہ پڑھنے کے لئے وضو کیا اور جونہیں وضو کر کے اُٹھا غش کھا کر گر پڑا - اور فوراً دم نکل گیا ؛

۹ سپتمبر کو لاہور ریلوے پولیس نے دو پٹھان

گرفتار کئے جو ایک ٹین کے صندوق میں بندوق کی ٹوپیاں لے جا رہے تھے۔ ملزموں کا بیان ہی کہ اُنہوں نے اُنکو ایک سوداگر سے ۲۰۰ روپیہ کی ٹوپیاں خریدی تھیں۔ ٹوپیوں کا وزن ۱۵½ سیر ہی اور تعداد میں چالیس ہزار ہیں۔ ملزم علاقہ سوات کے رہنے والے ہیں اور پشاور کو جاتے تھے جہاں پر سرحدی قوموں کے ہاتھ نفع لیکر فروخت کرنیکا ارادہ تھا۔ اُنمیں سے ایک شخص کو سرحد پر بغیر لیسنس اسلحہ لیجانیکے جرم میں سزا ہوئی تھی عدالت مجسٹریٹ سے ملزموں کو ۳ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی اور ٹوپیاں ضبط کی گئیں ✤

گورنمنٹ حیدر آباد نے یہہ حکم دیا ہی کہ ولایت میں پڑھنے کے لئے جو ہندو طالب علم وظیفہ کے لئے درخواست کریں اُس درخواست پر ہندو قوم کی ایک کمیٹی کی رائے لی جایا کرے کہ جس سے وہ جھگڑا نہ اُٹھے جو ہندو طالب علموں کے ولایت جانیکے باعث اُنکو ذات سے خارج کئے جانے سے ہوتا ہی ✤

مشنری ریویو میں دنیا کے مختلف مذاہب کے پیروؤں کی یہہ تعداد درج ہی۔ عیسائی ۴۵ کروڑ۔ پیروان کانفوشئیس ۳۹ کروڑ۔ ہندو ۱۹ کروڑ۔ مسلمان ۱۷ کروڑ۔ بت پرست ۱۵ کروڑ۔ بودھ ۱۰ کروڑ۔ عفریت پرست ۵ کروڑ۔ آئینہ پرست ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ۔ یہودی ۸۰ لاکھ۔ پارسی ایک لاکھ ✤

بمبئی بروچ میں ایک ایسی شادی کے انفساخ کی درخواست کی گئی ہی جسمیں دولہا اور دولہن کی عمر شادی کیوقت ۶ ماہ تھی۔ اب اُنکی عمر ۲۴ سال ہی مگر اس مدت میں وے کبھی ہم صحبت نہیں ہوئے۔ اور عورت نے جو مدعیہ ہی بیان کیا کہ اگر میں اپنے خاوند کو دیکھتی تو میں اس سے ہرگز واقف نہ ہوتی ✤

للت پور کے مضافات میں ڈاکو کچھ عرصہ سے بہت تنگ کر رہے ہیں۔ حتی کہ گورنمنٹ نے ضلع کے ہتھیار چھین لینے کا حکم دیا ہی۔ ایک زاید سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سپاہ جھانسی اور دیگر مقامات سے سٹیشن میں طلب کئے جا رہے ہیں اور چند روز کے عرصہ میں سواروں اور مسلح سپاہیوں کی چار مختلف جماعتیں مُلک کے ارد گرد تجسس کرینگی۔ الیونٹ انسپکٹر جنرل پولیس موقع پر موجود ہیں ✤

بمبئی ۲۲ ستمبر۔ ایک لڑائی میں جو بمقام کھیے جنگی سپاہیوں کے ساتھ ہوئی ۱۲۔ آدمی ہلاک ہوئے اور بہت مجروح ہوئے۔ زمینداروں نے ٹیکس کے اُس جدید انتظام کو جاری نہ ہونے دیا جو بعینہ اُسکے مطابق تھا جو تمام احاطہ میں جاری ہی۔ اُنہوں نے مسلح ہوکر تمام عدالتیں اور دوکانیں بند کرنے کا حکم دیا اور ہتھیار پھینکنے کیواسطے کوئی ترغیب و تحریص منظور نہ کی۔ اسلئے پولیٹکل ایجنٹ کے ساتھ مشورہ کرکے بڑودہ سے فوج طلب کی گئی۔ اور زمینداروں کو سیدھا ہونے کے لئے پانچ دفعہ کہا گیا حتی کہ سنیچر کے روز صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اُنکو کہلا بھیجا کہ اگر وہ ہتھیار پھینک دینگے تو اُنکی شکایتیں سُنی جائینگی۔ اور اگر اُنہوں نے ایسا نہ کیا تو جنگی آدمی اُنپر حملہ کرینگے۔ اسکا اُنہوں نے پتھروں اور تیروں کی بوچھاڑ سے جواب دیا۔ اسپر پولیس کو وار کرنیکا حکم ہوا مگر پولیس پاکی گئی۔ اور جانیں بچانے کے واسطے بھاگ نکلی۔ پھر جنگی سپاہیوں نے سنگینوں سے حملہ کیا جس سے ۱۲ مقتول۔ ۲۰ مجروح اور ۲۰ مفسد اسیر ہوئے۔ فساد کے بانی مستورات کے کپڑے پہن کر مفرور ہو گئے اور زنانخانوں میں جا گھسے۔ مگر بعد میں پکڑے گئے ✤

یہہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ لکھی جاتی ہی کہ لکھنؤ میں ایک بہت بڑا فساد شیعہ اور سُنیوں میں برپا ہو رہا ہی۔ اسکے بانی سید جعفر حسین ایڈیٹر جوبلی پیپر ہیں جنہوں نے ایک کتاب جو سر تا پا تبرا سے بھری ہی شایع کی۔ وہ کتابیں سُنی طالب علموں کے ہاتھ پڑ گئیں جنہوں نے گھر سے جاکر اپنے والدین کو دکھلائیں اور وہ سُنی فرقہ کی نظر سے گذریں۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ سُنیوں نے ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۹۰ء کو مجسٹریٹی میں مقدمہ دایر کر دیا۔ مدعیوں کیطرف سے پنڈت جگت نراین وکیل ہیں۔ اس کتاب کے ترجمہ کے لئے حکم ہوا اردو اور انگریزی میں ترجمہ کرکے داخل ہوگی۔ تین شخص مدعا علیہ کئے گئے جعفر حسین ایڈیٹر۔ یعقوب علی نصرت منیجر۔ نواب محمد تقی مولف اور مشیر۔ سُنا گیا ہی کہ میولاک صاحب ڈپٹی کمشنر نے بھی اپنے طور پر تحقیقات کرنا شروع کیا ہی۔ اور ایک سُنی اور ایک شیعہ سے اس کتاب کا ترجمہ کرایا گیا ہی ✤

بنوں کی خبر ہی کہ ایک پٹواری صاحب واسطے قرقی ایک وزیری قوم پٹھان کے یہاں گیا تھا۔ اُس پٹواری کے ہمراہ تحصیل کا ایک سپاہی بھی تھا۔ وہ یہہ سرودی خیل وزیران سے باہر پر وزر وشن وزیری نے موقع پاکر پٹواری پر تلوار کا ایک وار کیا کہ اُس پٹواری کا سر تن سے جدا ہو گیا۔ قاتل فرار ہوکر پہاڑ پر چلدیا۔ اور چپراسی بھاگ گیا۔ بعد کو خبر ہوئی کہ وہ چپراسی جسکا نام اللہ داد خان تھا رات کو بوقت آٹھ بجے حاضر تحصیل ہوا اور بیان کیا کہ بعد قتل پٹواری مذکور میں اور جگہہ تعمیل حکم نامجات کیواسطے گیا تھا ✤

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

دان سے خبر آئی ہی کہ رومیوں اور ارمیناؤں میں لڑائی ہوئی جسمیں چالیس آدمی مارے گئے ✤

قسطنطنیہ ۲۰ ستمبر۔ ایک سو رومی سپاہی اور ایک سو باشندے مصطفیٰ پاشا کے طوفان میں تباہ ہوئے ✤

زنجبار ۲۱ ستمبر آج یہاں کئی عرب لوگ

غلاموں کی تجارت کرنے کی علت میں گرفتار ہوتے سلطان نے ارادہ کیا ہی کہ اگر وہ مجرم ثابت ہوے تو اُنکو سخت سزا دیجائیگی +

لنڈن ۲۳ سپٹمبر سلیون اور مکالف نے ایک ہزار پونڈ کی شرط بہادری گھونسہ بازی کے واسطے لڑائی کرنیکا ارادہ کیا تھا- مگر راز کھل گیا اور لڑائی سے پہلے دونوں گرفتار کرلئے گئے +

یہہ خبر غلط ہی کہ انگریزی سفارت کابل کو روانہ کیجائیگی- امید ہی کہ امیر کابل ملاقات حضور وائسرائے کے لئے وارد ہند ہونگے +

سلطان روم سے اہل اسلام اسلئے ناراض ہیں کہ وہ اپنی دولت غیر مذہب کے مہمانوں کی خاطر و تواضع میں خرچ کرتے ہیں +

قسطنطنیہ میں ارمینا کے پادری کو خنجر سے ہلاک کیا گیا- قاتل بھی ارمنی تھا جنے اسلئے پادری کو مارا کہ وہ حامی فساد نہ تھا +

ٹیسینو واقع سوئٹزرلینڈ میں بغاوت پھوٹی- حکام مارے گئے- مفسدوں کے جوش سے کوئی تاب مقابلہ نہ لایا- فوجیں طلب کی گئیں +

فارس میں نسٹورئین کلیسیاؤں کے درمیان خاص عبادتیں جاری ہو رہی ہیں- اور سیکڑوں آدمیوں کو روحانی فایدہ حاصل ہو رہا ہی +

زنجبار ۴ سپٹمبر شہنشاہ جرمنی نے تجارت غلاموں کی آزادی کیواسطے ضلع باگومویا میں جو اعلان دیا ہی اُس سے عرب والے نہایت حیران ہو رہے ہیں +

عبد المجید سلطان ٹرکی روم قسطنطنیہ میں مصوری سکول کی سرپرستی کر رہے ہیں- راسخ الاعتقاد مسلمانوں میں مصوری اور بت تراشی کی قطعی ممانعت ہی مگر وہ کچھ پروا نہیں کرتے +

جرمن- فرانس اور روس کی بحری اور برّی فوجوں کا شمار ایک کروڑ چار لاکھ ترپن ہزار اسی سپاہیوں کا ہی +

خبر آئی ہی کہ اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر کو قسطنطنیہ میں زہر دیا گیا ہی- ایک نامہ نگار کا بیان ہی کہ وہ کوٹھڑی میں بند رہتے ہیں- اگر اُنکے پرانے دوست اُنسے ملاقات چاہتے ہیں تو وہ انکار کرتے ہیں +

اخبار عام لکھتا ہی کہ ایک مشنری لیڈی کوہستانی علاقہ تبت میں جانیوالی ہیں- روسی سپاہ اور انگریزی ہتھیار نے رستہ نہ پایا- لیڈی پادرنگی لیڈی موصوفہ مس ٹیلر ہی- او تبتی زبان سیکھ رہی ہی +

سر ولیم میور فرماتے ہیں کہ انجیل کی پاکیزہ تعلیم کی بدولت ہند کے باشندوں کو فایدہ کثیر پہنچا ہی- اور سرکار کی عملداری کو رونق اور پایداری حاصل ہوئی ہی +

ہندوستان میں ۱۲۴۰۰۰۰۰ عورتیں ہیں جنمیں سے ۱۱۱۰۰۰۰۰ عورتیں ناخواندہ ہیں- بیوؤں کا شمار ۲۰۰۰۰۰ ہی جنمیں سے ۲۵۰۰۰ کم سن لڑکیاں ہیں +

روہیلکھنڈ میں ہیضہ و دست مشنوں کا کام پھیلتا جاتا ہی- اپریل- مئی- جون- کے درمیان ۱۰۰۷۹ آدمیوں نے بپتسمہ پایا- گذشتہ آٹھ مہینے میں ۲۴۴۳ آدمیوں کو بپتسمہ ہوا +

بنگال میں گذرے سال جو لوگ خودکشی یا دیگر حادثوں سے مرے اُنکا شمار ۴۰۰۰۰ ہی- افسوس کی بات یہہ ہی کہ لوگ جو سانپوں اور درندے جانوروں سے مرے اُنکا شمار بہت کم پر جو خودکشی کرکے مرے اُنکا شمار بہت زیادہ ہی +

ایک غبارہ باز امریکن لیڈی صاحبہ آسٹریلیا سے کلکتہ میں تشریف لانیوالی ہیں- اور مسٹر اسپنسر کیطرح وہ بھی کسی خاص مقام میں شام کیوقت اڑا کرینگی +

عام مخبر ہی کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کو اب تا زیست پچاس ہزار روپیہ ماہوار ملیگا- اسی حساب سے وہ جتنے روز تک آوارہ پھرتے رہے کل تنخواہ چکا دیجائیگی +

ہندوستانی اخبارات کی ایجاد کی ہوئی یہہ خبر بالکل بے بنیاد ہی کہ واشنگٹن (امریکہ) میں ایک عورتوں کی پلٹن مقرر ہوئی ہی جسکو پرائیویٹ طور پر قواعد سکھلائی گئی ہی +

سنا گیا ہی کہ شاہ ایران بیمار ہیں- علاج معالجہ کے لئے اُنہوں نے فرانس سے چیدہ ڈاکٹروں کو طلب کیا ہی +

جرمنی میں کوشش کرتے ہیں کہ پرنس بسمارک اور شہنشاہ میں دوستی ہو اور پرنس موصوف کو پھر وزیر اعظم مقرر کیا جائے +

بمبئی سے ایک فوجی افسر ایک سوداگر کے ۴۰ ہزار روپیہ کے جواہرات لیکر جہاز پر سوار ہو گیا- اُسکی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری ہی +

بمبئی میں ایک کارخانہ میں دو کلوں کو رگڑ سے خود بخود آگ لگ گئی نقصان کا تخمینہ ۱۵ یا ۱۶ ہزار روپیہ کیا گیا ہی +

بمبئی کے حجاموں کی تقلید پر سورت کے حجاموں نے بھی یہہ عہد کیا ہی کہ جو حجام کسی بیوہ کا سر مونڈیگا برادری سے خارج کیا جائیگا +

۱۵ سپٹمبر کو منصوری اور راولپنڈی میں زلزلہ آیا مگر فرق اتنا تھا کہ وہ منصوری میں رات ۴ بجکر ۱۲ منٹ پر آیا تھے- اور راولپنڈی میں رات ہی کو ۲ بجکر ۱۸ منٹ گذرے تھے جب حرکت محسوس ہوئی +

الہ آباد- ان صوبہ جات کی سالانہ رپورٹ میں اُس رنج و الم کا اظہار ہی جو حضور لفٹنٹ گورنر کو مسٹر سمپل سابق انسپکٹر جنرل کی وفات سے ہوا +

ممالک مغربی و شمالی کے جیلخانوں میں قیدیوں کی ترقی ہی- اسوقت ۹۸ ہزار ۲۰۷ قیدی صوبہ مذکور کے جیلخانوں میں قید ہیں- جسمیں بمقابلہ سال گذشتہ

۱۰ ہزار ۵ سو ۴۲ قیدیوں کی میٹی ہی ✣

بمبئی ۲۲ ستمبر کپتان نارمن سویز میں گرفتار ہوگیا ہی اور اب بمبئی کو واپس آرہا ہی ✣

بمبئی کی لیڈی ہیرس صاحبہ دیسی مستورات کے ساتھہ بڑا میل جول کر رہی ہیں - اور بڑی دھوم دھام سے انکو ضیافتیں دیتی ہیں ✣

کلکتہ میں ایک محمدی کو اس جرم پر چھ مہینے کی قید ہوئی کہ اُسنے اپنی بیوی کا زیور چرایا تھا ✣

بستی غدان میں برہمنوں نے حلوائیوں کا دودھ مول لینا اس باعث سے بند کردیا کہ وے بوچڑوں کے گھروں سے دودھ لاکر فروخت کرتے تھے ✣

خبر ہی کہ شملہ پر ایک بنگالی عورت نے اپنی ساس سے تکرار ہونے کے باعث خودکشی کی افسوس کی بات ہی کہ ہندوستان میں ساس اپنی بہوؤں پر انکے خاوندوں سے زیادہ حکومت جتلاتی اور اُنپر سختی کرتی ہیں ✣

کلکتہ کے چارٹرڈ بنک کے مقدمہ میں خزانچی پر تین لاکھ روپیہ کے غبن کا الزام عاید کیا گیا ہی ✣

بنارس بنگالی ٹولہ میں چوری کثرت سے ہوتی ہی شاید وہاں کی پولیس غافل ہی آدم پور کے تھانہ دار کیطرح تفتیش کی جائے تو کبھی چوری نہ ہو ✣

کلکتہ ۲۳ ستمبر جن بدمعاشوں نے ریلوے سٹیشن گھسکارا پر ایک مسافر کو گاڑی سے اُترتے ہوئے روز روشن میں ہلاک کیا تھا وہ سٹیشن بردوان میں مجرم قرار پائے ہیں - اور ہر ایک کو سات سات سال قید کی سزا ہوئی ✣

مانٹ ضلع متھرا کے ایک شخص سید صادق علی عرف سراج علی شاہ نے محرم کو دُلدل نکالا - ہر چند لوگوں نے منع کیا مگر اُسنے نہ مانا - اُسکے اس فعل سے بہت لوگ ناخوش ہیں ✣

مرادآباد کے ضلع سے ایک عورت گرفتار ہوئی

جو لڑکیوں کو چرا کر بیچتی پھرتی تھی - ست دھرم پرچارک کا قول درست ہی کہ یہہ سب بے علمی کا باعث ہی - مگر بڑا باعث مذہب حق سے بے بہرہ ہونا ہی ✣

لکھنؤ میں شیعہ اور سنیوں میں بڑا فساد برپا ہی - شیعوں نے ایک کتاب شایع کی ہی جسمیں جابجا الفاظ تبرا لکھے ہوئے ہیں ✣

بازار راولپنڈی میں ایک پٹھان نے ایک ہندو کو پتھر سے مار ڈالا - معلوم نہیں کہ یے لوگ کیوں ایسے سباع خصلت اور بیرحم ہیں ✣

ریاست بہاولپور کی فوج کے جمعدار جو سنگھ کو جسنے اپنے افسر کو اس لئے مجروح کیا تھا کہ اُسنے پریڈ میں عام لوگوں کے روبرو سرزنش کی تھی - دس سال قید بامشقت کی سزا ہوئی ✣

سردار جیون سنگھ صاحب رئیس بوڑیہ کا اکلوتا فرزند سردار جگ اندر سنگھ نشہ شراب میں رات کو قلعہ سے گر کر مر گیا ✣

قصور کے ایک عرضی نویس کھنیا لعل نامی کو کچھہ سرکاری اینٹیں اپنے مکان کی تعمیر میں استعمال کرنیکے جرم میں صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے ۹ ماہ قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ملی ✣

افسوس کہ لاہور کے مفتی غلام سرور جو مکہ کو گئے تھے واپس آتے ہوئے گذر گئے - یہہ شخص علمی لیاقت کے باعث پنجاب بھر میں معزز اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے ✣

پالمپوری نامہ نگار لکھتے ہیں کہ مسمی منگلو آہنگر جو مقدمہ قتل مساۃ پوہلو ماخوذ تھا - ۱۱ ستمبر کو عدالت سشن سے عبور دریائے شور کا سزایاب ہوا ✣

امیر صاحب کابل نے گورنمنٹ انگریزی سے مخالفت پر کمر باندھی ہی - تمام دربار نے گورنمنٹ انگریزی کو بدنیت اور قابل نفرت ٹھہرایا ہی ✣

غزل

زہیر از بیاس

گماں دُنیا میں ہی جسکو عبادت اور ریاضت کا
مزہ چکھا نہیں اُسنے ابھی تک حق کی رحمت کا

سرشت نوع آدم میں ہی ہر دم معصیت ظاہر
عبث ہی ناز ای زاہد تجھے اس اپنی طاعت کا

یسوع نے نقد جاں دیکر عدالت کو کیا پورا -
اسی کے نیک ہونے سے کھلا در رب کی رحمت کا

خدا کو چھوڑ کر سارے بنی آدم بھٹکتے تھے
کوئی رستہ نہ ملتا تھا انہیں خالق کی قربت کا

یسوع ہی رہبر کامل نہیں اُسکا کوئی ثانی -
دیا ہی راستہ کھول اُسنے ہمپر اپنی اُلفت کا

بشر کیا ہی نہیں طاقت فرشتے کی زباں میں بھی
بیاں جو کرسکے عیسیٰ کی وہ کچھ شان و شوکت کا

ہی وہ ہی منبع برکت وہی ہی مصدر بخشش
وہی ہی چشمۂ حیواں وہی مطلع ہدایت کا

ہوا مصلوب ابن حق خطا کار وںکے بدلے میں
ادا ہو شکر کیا اُسکی محبت اور عنایت کا

غریق بحر عصیاں کو نہ تھی اُمید بچنے کی -
سہارا گر نہ ہوتا مالک دریائے حکمت کا

کلام حق مجسم گر نہ ہوتا آکے عالم میں -
نہ کھلتا راز آخر تک کبھی تثلیث و وحدت کا

نہ ہوگی پُرسش اعمال اُسکے خوں خریدوں سے
وہی منجی ہی اُمت کا وہی صاحب شفاعت کا

رہینگے ساتھ عیسیٰ کے وہ ہی فردوس کے اندر
جنھیں عالم میں دعویٰ ہی مسیحا کی رفاقت کا

بروح و راستی ہیش مسیحا دل سے خم ہونا -
طریقہ ہی زہیر اپنا یہی ہر دم عبادت کا

اطلاع

خلاصہ مضامین نسبت مشن کے کاموں اور دیسی عیسائیوں کی تعلیم کے جو مولوی صفدر علی صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ماہ مارچ اور اپریل ۱۸۹۰ء میں ممالک متوسط و برار و ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے ہندرہ مقاموں میں بات چیت کے طور پر بیان کئے جنکی تیاری و اشاعت کی نسبت ہم نے ۱۱ ستمبر کے پرچہ میں ذکر کیا تھا اب بخط نستعلیق عمدہ کاغذ پر بصورت رسالہ چھپکر برائے فروخت مطبع ہذا میں تیار ہیں جن مسیحی صاحبان کو منظور رہوں قیمت معہ محصولڈاک بنام منیجر صاحب مطبع بھیجکر طلب فرمائیں قیمت فی کاپی ۲۰ر معہ محصولڈاک ہی۔ یہہ رسالہ اُن مسیحیوں کے لئے جو مسیحی مشن اور دیسی عیسائیوں کی دینی و دنیوی بہبودی کے خواہاں ہیں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اور وہ معلومات حاصل ہونگی جو ہر ایک دیندار مسیحی کے لئے ازبس ضروری ہیں۔ اس قسم کا کوئی رسالہ آجتک اُردو زبان میں شایع نہیں ہوا۔ اسکی کیفیت مطالعہ کرنے پر منحصر ہی زیادہ کیا کہیں ✤

ایڈیٹر

اشتہار

ایک عیسائی استاد کی جو فارسی اور عربی اور انگریزی اپر پرائمری تک بخوبی پڑھا سکے ضرورت ہی۔ تنخواہ آٹھ روپیہ ماہوار ملیگی۔ درخواست پتہ ذیل پر روانہ کرنا چاہئے ✤

المشتہر ایزک فرنکلن تلونیا سٹیشن روپ نگر راجپوتانہ

اطلاع

بعض صاحبان گلدستہ سفیر کی قیمت اور اُسکے بھیجنے کے بارہ میں دریافت فرماتے ہیں کہ قیمت کیونکر بھیجی جائے۔ گذارش ہی کہ اگر زیادہ کاپیاں منگائیں تو منی آرڈر بھیجدیں۔ اور اگر ایک دو کاپیاں درکار ہوں تو انگے لئے ٹکٹ بھیج سکتے ہیں۔ قیمت فی کاپی ۲۰ر اور محصولڈاک ۲ پائی ہی۔ اگر تین کاپی ایک لفافہ میں ہوں تو محصولڈاک ایک آنہ ہوگا ✤

سفیر

جدید اشتہار اخبار عام۔ لاہور

اخبار عام۔ لاہور یکم اکتوبر سے روزانہ ہوگیا ہی۔ اُن صاحبان کی خاطر جو روزانہ اخبار عام نہیں خرید سکتے یا جنکے یہاں ہفتہ میں فقط ایک ہی دفعہ ڈاک تقسیم ہوتی ہی۔ یہہ انتظام بھی کیا گیا ہی کہ "ہفتہ وار اخبار عام" بھی جاری ہو۔ "ہفتہ وار اخبار عام" میں وہ تمام مضامین اور خبریں ایک سلسلہ سے درج ہوتی ہیں جو "روزانہ اخبار عام" میں شایع ہوا کرتی ہیں "ہفتہ وار اخبار عام" گویا کہ "روزانہ اخبار عام" کا مجموعہ ہی ✤

"روزانہ اخبار عام" کی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک ۱۲ (بارہ روپیہ) مقرر ہی۔ اور "ہفتہ وار اخبار عام" کی قیمت سالانہ مبلغ ۶ (چھہ روپئے) معہ محصولڈاک ہی ✤

جو صاحب چاہیں تحریر کرنے پر "روزانہ اخبار عام" یا "ہفتہ وار اخبار عام" کا ایک پرچہ بطور نمونہ بلا قیمت منگا سکتے ہیں۔ بعد میں جسکی خریداری پسند ہو اُسکی قیمت پیشگی ارسال ہونے پر خریداران اخبار عام میں آپکا نام نامی درج رہیگا۔ اور پرچہ برابر روانہ خدمت ہوگا ✤

راقم۔ مہتمم اخبار عام لاہور

لودیانہ

لوکل نامہ نگار رقمطراز ہیں کہ لودیانہ و گردو نواح میں بیماری کا بازار گرم ہی۔ بہ تجویز جناب مسٹر جے میو صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر جو دوا دیہات میں تقسیم کرنیکے لئے ذیلداران و تحصیلداران کو دی گئی تھی اُس سے صدہا بیمار شفایاب ہوئے ✤

۲۳ ستمبر کو آٹھ بجے شام کے ایک عورت کو درد زہ سے بشدت تکلیف تھی اور بچہ پیدا نہ ہوتا تھا۔ آخر باتفاق رائے سیول سرجن و اسسٹنٹ سرجن صاحبان کاٹ کر بچہ نکالا گیا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد عورت مذکورہ مرگئی ✤

یہاں کرایہ کی گاڑیوں اور یکّوں کا انتظام بہت خراب ہی۔ ہم اپنی قدردان کمیٹی کی خدمت میں اس امر پر متوجہ ہونے کے لئے ملتمس ہیں کہ بموجب ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء انکا معقول انتظام فرماوے۔ گھوڑے بہت لاغر اور زخمی ہیں اور اُنسے کام بکثرت لیا جاتا ہی۔ بعد مدت چند اندھیری گلیوں کی تو فریاد سُنی گئی ہی کہ ہر ایک ممبران و شہر کے خاص خاص کوچوں میں لالٹینیں لگائی گئی ہیں لیکن تاہنوز اُنکے روشن ہونیکا کچھ انتظام نہیں ہوا اُمید ہی کہ سب کمیٹی روشنی جلد اسکا انتظام کریگی ✤

سنا گیا ہی کہ منشی گاموں خان صاحب جو عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری فیروزپور کو تبدیل ہوگئے انکی جگہ ہمیر پور ضلع کانگڑہ سے لالہ اجودھیا پرشاد صاحب تشریف لانیوالے ہیں ✤

روپچند سود قانون گوگرداور ضلع لودیانہ پر جو بیس روپیہ بعلت جرم زیر دفعہ ۳۵۲-۵۰۴ خواجہ احسن شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ کی عدالت سے جرمانہ ہوئے تھے۔ اپیل کرنے پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے منجملہ انکے سترہ روپیہ آٹھ آنہ معاف کرکے دو روپیہ آٹھ آنہ بحال رکھا۔ دس روپیہ مدعی کو خرچہ دلوایا گیا ✤

۱۸ ستمبر کو عدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر سے منشی جعفر علی محرر تحصیل کو بجرم غبن جرمانہ ڈیڑھ سال قید اور ۷۵ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ✤

رپورٹ پیدایش و اموات۔ پیدایش ۲۵۔ اموات

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا ✤